برقی ابلاغِ عامہ نے خصوصاً طلاق اور حلالہ کو نہ صرف آسان حل بلکہ ایک مذاق بنا کر رکھ دیا ہے۔ اہلِ علم اپنے فریضے کی ادایگی میں تکلف کا شکار ہیں۔ صحیح اسلامی فکر جو قرآن و حدیث کے الفاظ و معانی دونوں کو سامنے رکھ کر لوگوں کی تربیت کر سکے ناپید ہے۔ ابلاغِ عامہ کے تعمیری استعمال کے بغیر ہم ملک کے دُور دراز خطوں میں دین کا صحیح علم نہیں پہنچا سکتے۔ اس ذریعے کو صحیح طور پر استعمال کرنے کی ضرورت ہے۔

حکومت اور دستور ساز اداروں کو اپنی ذمہ داری ادا کرنی اور مسلم فیملی لا آرڈی ننس اور تحفظِ نسواں بل کے غیر شرعی حصوں کو منسوخ اور اسلامی شریعت کو نافذ کرنے کے لیے قانون سازی کرنی چاہیے۔

میں سمجھتا ہوں کہ گھر، تعلیم گاہ، ابلاغِ عامہ اور حکومتی اداروں کے ساتھ ساتھ خود معاشرے میں اخلاقی اقدار کا احیا کیے بغیر مسئلے کا حل نہیں ہوسکتا۔ اگر عورت کو معاشی دوڑ میں شامل کیا گیا تو مغرب نے اس کی قیمت گھر کی تباہی کی شکل میں ادا کی۔ ان نتائج کو دیکھنے کے بعد جانتے بوجھتے خود کو تباہی کی طرف دھکیلنے کی ضرورت نہیں ہے۔

خواتین کا ایسے موضوعات پر قلم اُٹھانا ایک نیک فال ہے۔ ان موضوعات پر مزید علمی کام اور علم کی اشاعت کی ضرورت ہے۔(ڈاکٹر انیس احمد)

**الایام (علمی و تحقیقی جریدہ)، مدیرہ: ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر۔ ناشر: مجلس برائے تحقیق اسلامی تاریخ و ثقافت، فلیٹ ۱۵-اے، گلشنِ امین ٹاور، گلستانِ جوہر، بلاک ۱۵، کراچی۔ صفحات: ۳۲۸+۸۰۔ قیمت: ۳۰۰ روپے، سالانہ: ۵۰۰ روپے۔ ای-میل: nigarzaheer@yahoo.com**

الایام کی بانی (اور موجودہ) مدیر ڈاکٹر نگار سجاد ظہیر نے مسلسل توجہ، محنت اور تگ و دو سے رسالے کو اس معیار پر پہنچا دیا کہ ہائر ایجوکیشن کمیشن نے اسے کسی جامعہ کا مجلّہ نہ ہونے کے باوجود، فقط اس کے معیار کے پیشِ نظر، اسے منظور شدہ مجلّات کی فہرست میں شامل کرلیا۔ شمارہ نمبر ۸ سے رسالے کی تقطیع بڑھا دی گئی ہے اور اب اس میں نسبتاً زیادہ لوازمہ شامل ہوتا ہے۔ گذشتہ برس الایام نے شمارہ نمبر ۷، علی گڑھ کی ایک علم دوست اور فاضل شخصیت ڈاکٹر کبیر احمد جائسی کی یاد میں وقف کیا تھا جس میں جائسی کے بارے میں تقریباً ۴۰ مضامین اور مرحوم کی چند منتخب تحریریں شامل تھیں۔ قدردانی کی یہ ایک اچھی مثال ہے۔

زیرِنظر شمارے کا بڑا حصہ ۱۰ مضامین پر مشتمل 'گوشۂ علامہ شبلی نعمانی' ہے جس میں پاکستان اور بھارت کے شبلی شناسوں نے مولانا شبلی کی سیرت نگاری، ملّی شاعری، مکاتیب، عربی زبان وادب سے ان کے تعلّق اور اپنی تحقیقات میں عربی زبان وادب سے استفادے کی نوعیت پر دادِ تحقیق دی ہے (آیندہ شمارے میں 'گوشۂ حالی' کے لیے اہلِ قلم سے نگارشات بھیجنے کی درخواست کی گئی ہے)۔ مقالات کے حصے میں پروفیسر سیّد نواب علی رضوی کے احوال وآثار کا ایک مفصل تعارف اور جائزہ پیش کیا ہے۔ ڈاکٹر عارف نوشاہی کا سفرنامۂ فرانس علمی معلومات اور مشاہدے کا عمدہ امتزاج ہے۔ مباحث کے ضمن میں حافظ محمد شکیل اوج نے 'کیا عصرِ حاضر میں خلافتِ راشدہ کا قیام ممکن ہے؟' کے موضوع پر ایک مختصر بحث کے بعد لکھا ہے کہ یہ ممکن ہے، بشرطیکہ ہمارے حکمرانوں میں کوئی ایسا ہو جو عصرِ حاضر کا عمر بن عبدالعزیز بن کر سامنے آئے۔ ڈاکٹر ظفر حسین ظفر نے مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کے ۳۲ خطوط، تعارف اور تعلیقات وحواشی کے ساتھ مرتب کر کے پیش کیے ہیں۔ 'مطبوعاتِ جدیدہ' میں کتابوں پر مختصر تبصرے شامل ہیں۔ 'بیادِ رفتگاں' کے تحت ماضی قریب میں مرحوم ہونے والی علمی وادبی شخصیات کے تعزیتی تعارف شامل ہیں۔ 'افکارِ قارئین' کے تحت ایک خط اور 'رپورٹ' کے تحت پاکستان میں بھارت کی علمی وادبی شخصیات کی آمد کا مختصر احوال درج ہے۔ مجلّے کے انگریزی حصے میں تین تحقیقی مضامین شامل ہیں۔

تحقیقی اعتبار سے اس مجلّے کی ایک اہم چیز (اگر سب سے اہم کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا) ۴۵۵ خاکوں پر مشتمل کتابوں کی ایک فہرست ہے جسے کراچی کے ایک کتاب دوست جناب راشد اشرف نے ایک مفصل تمہید وتعارف کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ فہرست مصنف وار ہے۔ گذشتہ شمارے (نمبر۸) میں راشد اشرف نے ۷۸۱ اُردو خودنوشتوں (آپ بیتیوں) کی فہرست شائع کی تھی۔ اس شمارے 'قرآن اور ظفرعلی خان' میں طاہر قریشی کا ۹۸ صفحاتی مقالہ بھی شامل ہے۔

اُردو ادب کے طالب علموں، تحقیق کاروں اور عام قارئین کے لیے بھی یہ فہرستیں ایک قیمتی لوازمے اور معاونِ تحقیق کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ہمارے علم کی حد تک اس طرح کی جامع فہرستیں ابھی تک شائع نہیں ہوئیں۔ امید ہے کہ ایسی ہی مزید فہرستیں الایام میں شائع ہوں گی۔ (رفیع الدین ہاشمی)